مذہبی ریفرنڈم۔مساجد کے میناروں پر پابندی

اشتیاق بیگ

سوئٹزرلینڈ میں لگے ان پوسٹرز پر سوئس جھنڈے پر ایک عورت کو حجاب پہنے اور مسجدوں کے میناروں کو میزائلوں کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ پوسٹر پر تحریر تھا کہ مسجدوں کے مینار اسلامائزیشن کی نشانی ہیں جس پر پابندی عائد کی جائے۔ یہ وہ پوسٹر تھا جو ریفرنڈم کی حامی جماعت سوئس پیپلز پارٹی نے ریفرنڈم سے قبل ملک بھر میں چسپاں کئے تھے۔ میناروں پر پابندی لگانے والی جماعت نے یہ دعویٰ کیا کہ سوئٹزرلینڈ میں مسجدوں کے میناروں پر پابندی لگانا اس لئے ضروری ہے کہ مسجد کے مینار مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مظہر ہیں جو ایک دن سوئٹزرلینڈ کو اسلامی ریاست میں تبدیل کرسکتی ہے۔ سوئس حکومت نے کہا ہے کہ عوامی رائے کا احترام کیا جائے گا اور آئندہ مساجد کے میناروں کی تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

سوئٹزرلینڈ میں گزشتہ دنوں ہونے والے ریفرنڈم کے نتیجے میں سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے مینار تعمیر کرنے پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ ریفرنڈم میں تقریباً 27 لاکھ لوگوں نے حصہ لیا جن میں 57 فیصد لوگوں نے اس کے حق میں ووٹ دیئے۔ سوئٹزرلینڈ کی کل آبادی 7.5 ملین ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد 4 لاکھ ہے جو کل سوئس آبادی کا تقریباً 6 فیصد ہے۔ عیسائیت کے بعد اسلام سوئٹزرلینڈ کا دوسرا بڑا مذہب ہے اور مسلمانوں کی زیادہ تعداد کا تعلق ترکی اور یوگوسلاویہ سے ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں قائم 160 مساجد میں صرف 4 مساجد کے مینار ہیں مگر ان میناروں پر اذان دینے کی اجازت نہیں۔

مذہبی ریفرنڈم کے اس فیصلے سے وہاں رہنے والے مسلمانوں میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مساجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی کا فیصلہ مسلمانوں کے خلاف نفرت ظاہر کرتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے لوگوں کو مسلمانوں کا یہاں رہنا قبول نہیں۔

یہ پہلا موقع نہیں، اس سے قبل یورپ کے ایک اور ملک فرانس میں بھی مسلمان خواتین کے اسکارف پہننے پر پا

عائد کی جا چکی ہے اور وہاں کی حکومت ایسا قانون بنانے پر غور کر رہی ہے جس کی رو سے مسلمان خواتین کے برقع پہننے پر پابندی ہوگی۔ اس کے علاوہ ڈنمارک اور سویڈن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اہانت آمیز خاکوں کی اشاعت، مسلمانوں کے ساتھ مغربی ممالک میں امتیازی سلوک، گرفتاریاں، چھاپے، اسکارف پر پابندی، سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور خاکوں کی اشاعت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی جیسے واقعات ایک عرصے سے جاری ہیں اور یورپ کے ڈیڑھ کروڑ سے زائد مسلمانوں کو تعصب کا سامنا ہے۔

9/11 کے بعد امریکی صدر بش نے یہ الفاظ کہے تھے کہ 9/11 کا حملہ دنیا کی تاریخ بدل دے گا۔ یہ جملہ ایک لحاظ سے سچ ثابت ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک ریسرچ کے مطابق اس وقت برطانیہ میں جان (JHON) کے بعد سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ''محمد'' ہے۔ یورپ اور امریکہ میں اس وقت قرآن پاک سب سے زیادہ ہدیہ کی جانے والی کتاب ہے۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ اسلام مخالف پروپیگنڈے کی وجہ سے غیر مسلموں کے ذہنوں میں یہ تجسس پیدا ہوا کہ یہ کیسا مذہب ہے کہ اس کے ماننے والے اس پر اپنی جان نچھاور کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے؟ یہ تجسس انہیں قرآن پاک کے مطالعے کی طرف مائل کر گیا جس سے انہیں اسلام کو سمجھنے موقع ملا وہ اس کی زریں تعلیمات سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔

اس کی واضح مثال گوانتانا موبے جیل میں ایک امریکی سیکورٹی گارڈ ہولڈ بروکس جس کا اسلامی نام مصطفیٰ عبداللہ ہے کی ڈیوٹی وہاں پر موجود مسلمان قیدیوں پر تشدد کرنے کے لئے لگائی گئی تھی مگر اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کا تفصیلی ذکر میں اپنے گزشتہ کالم ''گوانتانا موبے جیل کے امریکی فوجی کا قبول اسلام'' میں کر چکا ہوں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے جتنا آپ اسلام کے ماننے والوں پر تشدد کرو گے اتنا ہی وہ پھیلتا جائے گا اور یورپ اور امریکہ میں اسلام فوبیا کی اصل وجہ یہی ہے۔

پرانے زمانے میں لوگوں کو نماز کے لئے بلانے میں مسجدوں کے میناروں کا ابڑا اہم کردار تھا جس کی اونچائی پر کھڑے ہو کر مؤذن اذان دے کر لوگوں کو نماز کی دعوت دیا کرتے تھے مگر دور جدید میں نئی ٹیکنالوجی نے مینار کی ضرورت پوری کر دی ہے یعنی مینار کے بغیر بھی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے لوگوں تک اذان کی آواز پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے آج کے دور میں مینار مسجد کی تاریخی بناوٹ، اس کی شناخت اور علامت سمجھا جاتا ہے اور ایک مسجد بغیر مینار کے بھی مسجد ہی ہے۔ اگر مساجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی لگتی ہے تو اس سے مسلمانوں کے نماز پڑھنے میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

اسلام مخالف لوگ شاید اس چیز سے ناواقف ہیں کہ مسجد اللہ کا گھر ہے جو ہر مسلمان کے دل میں موجود ہے اور میناروں پر پابندی عبادت کرنے والوں کو کم نہیں کر سکتی۔ مذہبی بنیاد پر ریفرنڈم کی حامی جماعت کو یہ خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ مساجد کے میناروں پر پابندی لگا کر انہوں نے کوئی بہت بڑا معرکہ سر کر لیا ہے کیونکہ اگر اسی طرح کا ریفرنڈم کسی

بھی مسلم ملک میں کرایا جائے اور مسلمانوں سے یہ رائے لی جائے کہ کیا وہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں اپنے ملک میں بنانے کے حق میں ہیں تو 100 فیصد مسلمانوں کا فیصلہ اس کی مخالفت میں ہوگا مگر اس کے باوجود ان اسلامی ممالک میں اقلیتوں کو ان کے طرز کی عبادت گاہوں میں مذہبی عبادات کی ادائیگی کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ یورپ ایک عرصے سے واویلا کر رہا ہے کہ مسلمانوں میں عدم برداشت کا مادہ پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو انتہا پسندوں کا لقب دینے والوں کو خود اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔ جس بیماری کا وجود وہ دوسروں میں ثابت کررہے ہیں، دراصل وہ خود انتہا پسندی کی بیماری کا شکار ہیں۔ سوئٹزرلینڈ جو کبھی ایک سیکولر اور تمام مذاہب کے لئے ایک پرامن ملک سمجھا جاتا تھا آج اس نے مذہبی ریفرنڈم کرکے اپنے اس تشخص کی نفی کردی ہے اور یہ ریفرنڈم اقلیتوں اور انسانی بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا یہ اقدام تہذیبوں اور مذاہب کے مابین تصادم کا ایک نیا باب کھولنے کے مترادف ہے۔

اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) جو 57 مسلمان ممالک پر مشتمل ہے اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے کو چاہئے کہ وہ اپنے پلیٹ فارم سے سوئس حکومت سے مساجد کے میناروں پر پابندی کے فیصلے پر نظر ثانی کا مطالبہ کرے۔ اگر مساجد کے میناروں پر پابندی قائم رہتی ہے تو امیر عرب مسلمانوں اور ہمارے حکمرانوں کو چاہئے کہ سوئس اکاؤنٹس میں رکھے تقریباً 400 ارب ڈالر نکال لیں اور سوئٹزرلینڈ میں چھٹیاں گزارنے سے اجتناب کریں۔ مینار پر پابندی محض ایک بہانہ اور ابتداء ہے دراصل سوئس ووٹرز یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مسلمان مساجد کے میناروں پر پابندی کو کس طرح لیتے ہیں۔ اگر آج اس پابندی کے خلاف آواز نہ اٹھائی گئی تو کل ایک اور ریفرنڈم کرا کے مساجد پر بھی پابندی عائد کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

"ایک باندی کا عشق"

ابراہیم بن مہلب کہتے ہیں کہ میں طواف کررہا تھا، میں نے ایک باندی کو دیکھا کہ وہ کعبہ شریف کا پردہ پکڑ کر کہہ رہی تھی۔ "اے میرے سردار تجھے مجھ سے محبت کرنے کی قسم، میرا دل پھیر دے"۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اے لڑکی تجھے کس طرح معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہٗ تجھ سے محبت کرتے ہیں، کہنے لگی کہ اس کی شفقتوں سے معلوم ہوا، میرے پکڑنے کے لئے اسلامی لشکر بھیجے، ان پر کتنے کتنے مال خرچ کئے، جب کہیں مجھے کافروں کے پنجہ سے نکالا، مجھے مسلمان بنایا، اپنی معرفت عطا فرمائی، حالانکہ میں اس کو بالکل نہیں جانتی تھی، اے ابراہیم کیا یہ اس کی محبت اور شفقت نہیں؟ میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے اللہ سے کتنی محبت ہے؟ کہنے لگی زیادہ سے زیادہ اور بڑی سے بڑی چیز جو ہوسکتی ہے، میں نے پوچھا، وہ کیسی ہے؟ کہنے لگی کہ شراب سے زیادہ لطیف اور گلاب کے عرق سے زیادہ دل پسند۔ اس کے بعد اس نے تین شعر پڑھے، جن کا مطلب یہ ہے کہ "بے چین آدمی صبر وسکون کو نہیں جانتا کہ کیا ہوتا ہے۔ اس کے پاس تو بہنے والی آنکھیں ہوتی ہیں جن کو رونے نے بیکار کردیا ہو اور ایک بدن ہوتا ہے جو عشق کے شعلوں کی وجہ سے دبلا ہوگیا ہو اور فریفتہ کی بیماری کا کیا علاج ہوسکتا ہے اور محبت کا انجام بڑا سخت ہے، بالخصوص جبکہ مہربانی کرنے والے اس کی طرف تیزوں مہربانی کرتے ہوں۔ وہ یہ شعر پڑھتی ہوئی چل دی۔